ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

a

انسانی زندگی میں مذہب کا کردار: قرآن وحدیث کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

A research study on the role of religion in human life in the light of Quran and Hadith

☆خلیل الرحمان

پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر ایم وائی یونیورسٹی اسلام آباد۔

☆☆ڈاکٹر محمد محسن ممتاز

شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا۔

☆☆☆محمد بلال

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ اسلامیہ گریجویٹ کالج، قصور۔

Abstract

Religion has played a pivotal role in shaping the fabric of human life throughout history, serving as a multifaceted force that influences individuals, societies, and cultures. This article delves into the intricate dynamics of religion, exploring its impact on human existence, identity, morality, and social cohesion.At its core, religion often provides a framework for understanding the mysteries of existence and the purpose of life. Whether through sacred texts, rituals, or spiritual teachings, religions offer individuals a narrative that helps them make sense of their place in the world. This sense of meaning and purpose can be a source of comfort and guidance, providing a moral compass for decision-making and contributing to a person's overall well-being. Human identity is intricately tied to religious beliefs, as individuals often derive a significant part of their sense of self from their religious affiliations. Religious practices and traditions shape one's worldview, influencing personal values, ethical principles, and the perception of others. This impact on identity extends beyond the individual, as communities and entire societies often define themselves in terms of shared religious beliefs. Morality, too, finds its roots in religious teachings for many people. Ethical guidelines and principles outlined in religious texts serve as a moral code, influencing behavior and shaping societal norms. The prospect of divine consequences or rewards can act as a powerful motivator for adhering to these moral standards, fostering a sense of accountability and responsibility within religious communities.

This paper will contain the following discussions, thanks to which we will clarify the role of religion in human life in the light of Quran and Hadith:

1. The definition of religion and the relationship between religion and man.
2. The role of religion in individual life in the light of Quran and Hadith.
3. Role of religion in social life in the light of Quran and Hadith.
4. Conclusions and recommendations.

Keywords: Individual Life, Quran, Hadith, Religion

تعارف

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

انسانی زندگی میں مذہب بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اکثر اوقات مذہب اور دین کو ایک معنی میں لیا جاتا ہے۔ درحقیقت ان میں واضع فرق ہے مذہب ایک جزوی حقیقت ہے جب کہ دین سے مراد ایک مکمل نظام زندگی جو تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔ مذہب کے جملہ اجزاء(Elements) بھی اسلام میں شامل ہیں۔ جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج۔ کسی خطہ میں مذاہب تو بہت ہوسکتے ہیں پر دین ایک وقت میں بس ایک ہی ہو سکتا ہے۔

مذہب، جیسا کہ قرآن اور حدیث میں واضح کیا گیا ہے، ایک رہنما قوت کے طور پر کام کرتا ہے جو انسانی وجود کے مختلف پہلوؤں کو گھیرے ہوئے ہے۔ مومنین کی زندگیوں پر اسلامی تعلیمات کا گہرا اثر معروف اسکالرز کے ذریعہ دریافت کیا گیا موضوع ہے، جن میں سید حسین نصر نمایاں ہیں۔ اپنی بصیرت انگیز تصنیف "اسلامی زندگی اور فکر" میں نصر نے قرآن اور حدیث کے متعین کثیر جہتی کرداروں پر روشنی ڈالتے ہوئے مذہب اور انسانی زندگی کے درمیان گہرے رشتے پر روشنی ڈالی۔

قرآن، جسے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر الہی وحی سمجھا جاتا ہے، اسلامی عقیدے کی بنیاد کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ ایک بامقصد اور صالح زندگی گزارنے کے لیے ایک جامع رہنمائی پیش کرتا ہے، جس میں اخلاقی، سماجی اور روحانی جہتوں پر توجہ دی جاتی ہے۔ قرآنی آیات روزمرہ کے طرز عمل کے ساتھ مذہبی اصولوں کے باہم مربوط ہونے پر زور دیتی ہیں، مومنوں کو ہمدردی، انصاف اور عاجزی جیسی خوبیوں کو مجسم کرنے کی تلقین کرتی ہیں۔

حدیث، پیغمبر محمد کے ریکارڈ شدہ اقوال اور اعمال، قرآن کی تکمیل کرتے ہوئے عملی بصیرت فراہم کرتے ہیں۔ دینی تعلیمات کا نفاذ حدیث اخلاقی طرز عمل، باہمی تعلقات اور رسومات کی باریک تفصیلات کو واضح کرتی ہے، جو ایک ہم آہنگی اور نظم وضبط کی زندگی کا خاکہ پیش کرتی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم جیسے علماء کے ذریعہ احادیث کا مجموعہ پیغمبر کی میراث کے تحفظ اور اسلامی طریقوں کی تفہیم کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سید حسین نصر نے "اسلامی زندگی اور فکر" میں انسانی زندگی کی تشکیل میں مذہب کی گہری اہمیت کو بیان کیا ہے۔ نصر روحانی اور دنیاوی دائروں کے درمیان لازم وملزوم تعلق پر زور دیتا ہے(1)، اس بات پر زور دیتا ہے کہ اسلامی تعلیمات صرف رسمی طریقوں تک محدود نہیں ہیں بلکہ وجود کے تمام پہلوؤں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اس کا دعویٰ ہے کہ قرآن اور حدیث اخلاقی طور پر زندگی گزارنے، مقصد کے احساس کو فروغ دینے اور گہری روحانی بیداری پیدا کرنے کے لیے ایک جامع فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ نصر کے کام میں ایک مرکزی موضوع یہ خیال ہے کہ اسلام زندگی کے مادی اور روحانی جہتوں کو الگ الگ ہستیوں کے بجائے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تصور کرتا ہے۔ قرآنی احکام مومنوں کی نہ صرف عبادت کے معاملات میں بلکہ ساتھی انسانوں، ماحول اور یہاں تک کہ اپنے آپ کے ساتھ تعامل میں بھی رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ جامع نقطہ نظر ایک متوازن اور مربوط زندگی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، جہاں مذہبی اصول روزمرہ کے انتخاب اور اعمال میں شامل ہوتے ہیں۔ نصر کی اسلامی تعلیمات کی کھوج میں انصاف، ہمدردی اور اخلاقی طرز عمل پر قرآنی زور کی بازگشت ملتی ہے۔ نصر کا دعویٰ ہے کہ ان اصولوں کی پابندی نہ صرف انفرادی نجات کا باعث بنتی ہے بلکہ معاشرے کی بہتری میں بھی کردار ادا کرتی ہے۔ حدیث، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اپنے تفصیلی بیانات کے ذریعے، اس بات کی عملی مثالیں فراہم کرتی ہے کہ مختلف حالات میں ان خوبیوں کو کیسے مجسم کیا جائے۔(2)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

a

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللہِ الْاِسْلَامُ یعنی بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے

انفرادی زندگی

انفرادی زندگی تین گوشوں پر مشتمل ہے:(2)

۱۔ پہلا گوشہ ایمانیات پر مشتمل ہے۔ جس کے اجزاء ایمان باللہ، ایمان بالرسالت، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتب اور ایمان بالرسل، اور آخرت پر ایمان ہیں۔ ہم ان تمام چیزوں پر ایمان لانے کے بعد ہی مسلمان کہلاتے ہیں۔ ان تمام اجزاء کا ہماری عملی زندگی میں بہت اہم کردار ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: جس کو میری سنت پیاری ہے اس کو مجھ سے محبت ہے اور جس کو مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔(3)

۲۔ دوسرا گوشہ انفرادی زندگی میں عبادات کا ہے۔ اس میں نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور اس کے مناسک شامل ہیں۔ یہ تمام عبادات ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ہی بتائی گئی ہیں جنہیں ہم اپنی عملی زندگی میں اپنا رہے ہیں۔

۳۔ تیسرا گوشہ رسومات کا ہے۔ اس کے ذریعہ ہمارا مذہب ہمیں کنبوں، قبیلوں کی تقسیم اور آپس کے روابط کے بارے میں آگاہی کرتا ہے جیسے خوشی، غمی، شادی بیاہ، ختنہ اور فوتیگی ہمیں آپس میں باہم بھائی چارے کا درس دیتی ہیں۔

اجتماعی زندگی

اجتماعی زندگی تین گوشوں پر مشتمل ہے: معاشرت، معاشیات اور سیاسیات

۱۔ ہمارا مذہب ہمیں معاشرت کے بارے میں کامل رہنمائی کرتا ہے۔ اگر ہم ان تعلیمات پر عمل کریں تو ہماری معاشرتی زندگی میں نکھار پیدا ہو سکتا ہے۔ معاشرتی زندگی کی خوبصورت عکاسی درج ذیل آیت کریمہ نے کی ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا-اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ[1](4)

یعنی اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

۲۔ اجتماعی زندگی کا دوسرا گوشہ معاشیات ہے۔ ہمارا مذہب اس سلسلے میں ہمیں باہم لین دین کی رہنمائی کرتا ہے، کچھ فرائض اور حرمت کی چیزوں کو بیان کر کے مذہب نے پابندیاں اور سرحدیں مقرر کر دی ہیں جس وجہ سے انسان آزادی کے ساتھ طبقاتی جنگ سے بھی بچا ہوا ہے۔

۳۔ تیسرا گوشہ سیاسیات کا ہے۔ مذہب کا یہ سب سے کھٹن اور مشکل گوشہ انسانوں کی سیاسی حیثیت کا تعین کرتا ہے۔ تاکہ انسان غفلت میں اپنے مالک حقیقی کا بندہ بننے کے بجائے خود کبریائی کا دعویدار نہ بن جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

a

وَّ لَا يُشۡرِكُ فِىۡ حُكۡمِهٖۤ اَحَدًا[2] یعنی اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

۳۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں مذہب کا اجتماعی زندگی میں کردار۔

مذہب کی تعرف :

مذہب کا لفظ عربی زبان ذھب سے ماخذ ہے۔ جسکا مطلب ہے چلنا، یا گزرنا ایسے ہی لغوی عتبار سے مذہب "راہ" یا طریقے کو کہتے ہیں۔(5)

دوسرے مفہوم کے مطابق مذہب، روش، طریقہ اور اعتقاد کو کہتے ہیں۔ صطلاح میں ایک شخص کے عقائد، عبادات، اخلاقیات، معاشرتی، ضوابط اور زندگی کے دیگر پہلوؤں کو شامل کرنے والا سسٹم ہے۔

محمد بن مکرم ابن منظور کا قول۔ المذہب : المعتقد الذی مذہب یذہب الیہ (6)

انگلش میں مذہب کے لیے لفظ Religion جو اصل میں فرانسی لفظ Religiox اور لاطینی لفظ Religio سے ماخذ ہے جسکے معنی عقیدہ، طریقہ، عبادت مافوق الفطرت قوتوں کے خوف و اطاعت کے ہیں اکسفوڈ ایڈوانس ڈکشنیری آف انگلش میں ریلیجن کے معنی ایک یا ایک سے زیادہ خداؤں اور انکی عبادات سے متعلق رسوم پر عقیدے کا نام ہے۔(7)۔ جب میں نے مذہب کی مختلف تعریفات کو دیکھا تو معلوم ہوا کے مذہب ایک طریق زندگی ہے۔ یہ ایک ایسے روحانی تجربے کا نام ہے جو انسان کا خدا یا اس کائنات کی سب سے بڑی حقیقت سے تعلق قائم کرتا ہے۔ اکثر اوقات مذہب اور دین کو ایک ہی معنی میں لیا جاتا ہے درحقیت ان میں واضع فرق ہے۔ مذہب ایک جزوی حقیقت ہے جبکہ دین سے مراد ایک مکمل نظام زندگی جو تمام پہلوؤں پر حاوی ہے مذہب صرف چند عقائد اور مراسم عبودیت کے مجموعہ کا نام ہے گویا مذہب کے مقابلے میں دین ایک بڑی اور جامع حقیقت ہے۔ اس فرق کو سامنے رکھ کر ہم یہ نہیں کہ سکتے کے اسلام مذہب نہیں ہے۔ بلکہ مذہب کے جملہ Elements بھی اسلام میں شامل ہیں۔ اسمیں عقائد کا عنصر ایمانیات اور پھر مراسم عبودیت ہیں. جسے نماز، روزہ، زکوۃ، حج چناچہ یہ کہی گے کے اسلام صرف مذہب نہیں بلکہ ایک دین ہے. جہاں اس دین میں مذہب کا خاکہ موجود ہے وہاں یہ نظام زندگی بھی ہے لہذا اسلام اصلا دین ہے۔

غور کیا جائے تو کسی خطہ زمین میں مزاہب تو بہت ہو سکتے ہیں پر دین بیک وقت بس ایک ہی ہو سکتا ہے یہ نہیں ہو سکتا کے کے ملوکیت اور جمہوریت دونوں بیک وقت کسی ملک میں نافذ ہو جائیں جو نظام غالب و برتر ہو وہی حقیقی نظام کہلائے گا دوسرا نظام سکڑ اور سمٹ جاتا ہے اور ایک مذہب کی شکل اختیار کر کے اسکے تابع زندگی گزارنے پر امادہ ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ان الدین عند اللہ الاسلام (8) اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین (دین) اسلام ہے۔

مذہب و انسان کا باہمی تعلق

ارشاد باری تعالیٰ

"وما خلقت الجن وا لانس الا لیعبدون"(9)

ترجمہ : "اور نہیں پیدا کیا میں نے جنوں اور انسانوں کو مگر یہ کے وہ عبادت کریں"

یہ ایت انسان اور مذہب کے درمیان ربط پیدا کرتی ہے.

انسان اور مذہب کا باہمی تعلق بہت گہرا رہا ہے. جب سے یہ کائنات وجود میں آئی ہے تب سے انسان اور مذہب ساتھ ساتھ ہیں۔ ابتدا میں تمام انسانوں کا مذہب ایک تھا مگر جوں جوں انسانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا لوگ مذہب سے دور ہونے لگے پھر خالق کائنات نے مختلف ادوار میں انسانوں کی راہنمائی کے لیے پیغمبر بھیجے لیکن

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

پیغمبروں کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد ان کے ماننے والوں نے ان کے پیغام پر عمل کرنے کی بجائے خود سے نئے دین اور مذاہب اختیار کر لیے اس طرح مذاہب میں اضافہ ہوتا گیا۔

اس وقت دنیا میں کئی مذاہب پیدا ہو چکے ہیں جن میں سے مشہور مذاہب اسلام، عیسائیت، یہودیت ہندو ازم زرتشت بدھ ازم، سکھ ازم شامل ہیں۔ انسانی تاریخ کے ابتدائی دور میں انسانی جماعتیں مذہبی عقائد اور عبادات کی حامل تھی اس دور میں انسانی جماعتوں کو ایک دوسرے سے اختلاف ہوتے تھے لیکن ختلافات اور تضادات کے باوجود مذہب اور انسان کے باہمی تعلق میں محبت احترام اور تعاون کی روح نے اس دنیا کو بہتر بنایا مذہب ہی کے ذریعے انسانی جماعتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ رشتوں کی پاسداری معاشرتی انصاف کے لیے محبت اور احترام کی تعلیم دی جاتی ہے مذہبی عقائد اور عبادات انسان کو اپنے مختلف پہلوؤں سے جوڑتے ہیں. بعض مذاہب میں انسان کو دوسروں کی مدد کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جبکہ دیگر مذاہب میں انسان خود کو اور اپنے خاندان کے تحفظ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مذہب انسان کو روحانی راہ دیکھاتا ہے جسمیں انسان کے لیے اصول و قوائد ہوتے ہیں جو انکو اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے لیے رہنمائی کرتے ہیں مذہب میں انسان کو اپنے خداوند سے محبت، تعلق اور خدمت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یعنی خدا کی حق میں پابند کرنے اور انسان کو ایک معتدل قریبی اور یکساں معیار کی زندگی گزارنے کی تربیت فراہم کرتا ہے۔ گویا مذہب انسانی عروج کا راستہ ہے زمین سے آسمان تک۔

ہندومت کے متعلق مفکر اور سیاستدان جوہر لال نہرو کا قول : (10)[۱۲]

ہندوستان میں پہلے زمانے میں مذہب کے لیے آریا کا لفظ استعمال کیا جاتا تھا۔ دھرم کا لفظ صرف مذہب کے مفہوم سے کچھ زیادہ ہے اسکی اصل ایک ایسا لفظ ہے جسکے معنی برقرار رکھنا دھرم کسی چیز کے اندرونی نظام یا اسکے آئینی وجود کا نام ہے یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جو سارے اخلاقی قوانین اور کل انسانی فرائض اور زمہ داریوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یعنی مذہب کو دھرم کہتے ہیں جسکا معنی مقدس قانون ہے انسان کو برہما سے وابستہ کرتا ہے۔

قرآن حدیث کی روشنی میں مذہب کا انفرادی زندگی میں کردار

انسان کا انفرادی زندگی کے ان معاملات سے گہرا تعلق ہے جو انسان تنہائی میں اپنے لیے محسوس کرتا ہے۔ انفرافی زندگی تین گوشوں پر مشتعمل ہے.

ا۔ عقائد یا ایمانیات

۲۔ عبادات

۳۔ رسومات

عقائد یا ایمانیات :

ایمان امن سے مشتق ہے جسکا مطلب ہے دل کی تسکین ایمان دو اجزا کا مجموعہ ہے۔

1۔ نور فطرت

2۔ نور وحی

نور فطرت سے یہ نور اللہ کی طرف سے انسان میں ودیعت کیا گیا ہے اسے یہ شعور دے کر بھیجا گیا ہے کے اسکا رب کون ہے اسکے علاوہ انسانی زندگی کا تصور کے وہ حقائق سے باخبر ہے بھی کہ نہیں۔ استعداد کے مطابق ان حقائق کو ماننے کا نام ایمان ہے . اور ہماری رہنمائی کے لیے دین اسلام میں ایمانیات کا اہم کردار ہے جسمیں ایمان باللہ ایمان بالقدر جو ایمان باللہ ہی کا جز ہے۔ ایمان بالرسالت جسکے اجزا ایمان بالملائکہ ایمان بالکتب اور ایمان بالرسل ہیں اور آخرت پر ایمان لانا ہم۔ ان تمام چیزوں پر ایمان لانے کے بعد ہی مسلمان کہلائیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ

حرف و سخن
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

a

امَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ المصير (11)

ترجمہ: ایمان لائے رسول صلی علیہ اس پر جو نازل کیا گیا ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے اور ایمان لائی ے ایمان لانے والے بھی۔ ہر کوئی ایمان لایا اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، ان کا کہنا ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں میں تفریق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں ہم نے سنا اور اطاعت کی اے رب ہماری مغفرت فرما اور تیری طرف ہی لوٹ آنا ہے۔

نور وحی نور وحی جو ہے وہ ایمان کے شعور کی تصدیق کرتا ہے اسکی تفصیل بتاتا ہے ایات اور تفصیلات کے زریعے اس شعور کی تصدیق کرتا ہے انسان کی تذکیر کیلئے اللہ تعالی نے ہدایت کا سلسلہ جاری فرمایا۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَبُ وَلَا الْإِيْمَانُ وَلَكِنْ جَعَلْنَهُ نُورًا تَهْدِي بِهِ مَنْ نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

ترجمہ : اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح تمہاری طرف وحی کی ہے۔ تم نہ تو شریعت کو جانتے تھے اور نہ ایمان کو لیکن ہم نے اس کو نور بنایا ہے کہ اس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور بے شک آپ اے محمد صلی اللہ سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔" (12)

اگر دیکھا جائے تو اصلا ایمان نام ہے: تَصْدِيقٌ بِمَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

اس شے کی تصدیق کرنا جو نبی اکرم صلی اللہ لے کر آئے۔ علمی و نظری لحاظ سے اصل ایمان ایمان باللہ ہی ہے اور ایمان بالقدر بھی اسی کا حصہ ہے۔ اللہ کو ہی سب جانا جائے کے تمام امور کا مالک اللہ ہی ہے۔

یمان مجمل کے الفاظ ہیں:

آمَنْتُ بِاللهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ إِقْرَارُ بِاللَّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ

ترجمہ : "میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے اسماء حسنی اور صفات کے حوالے سے ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے زبان سے گواہی دے کر اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔" یہی ایمان انسان کی زندگی کا مقصد معین کرتا ہے اور اسے وہ روشنی عطا کرتا ہے جس سے کائنا تکی تمام تاریکیاں اور پیچیدگیاں دور ہو جاتی ہیں۔

ارشاد باری تعالی اللہ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالارض (13) اللہ ہی روشنی ہے آسمانوں اور زمین کی۔

الحاصل اللہ پر ایمان کا مطلب ہی یہی ہے کے اللہ کو ہی تمام صفات اور کمالات مالک سمجھا جائے۔ وہی زندگی موت کا مالک ہے۔ وہی دن کو رات اور رات کو دن میں لے اتا ہے۔ وہی زندہ کو مردہ سے اور مرہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ مثال جیسے انڈے کو پرندے اور پرندے کو انڈے سے نکالتا ہے سبحان اللہ۔ ایسے ہی ایمان بالقدر، ایمان باللہ ہی کا جزو ہے اور اس کے بارے میں جان لیں کہ یہ اصل میں اللہ کے علم اور قدرت غلبہ اور حکمت کامل کا ہی شعور ہے

ایمان بالقدر یہ ایمان تین اجزاء پر مشتمل ہے: ایمان بالملائکہ ایمان بالکتب اور ایمان بالرسل۔

فرشتوں پر ایمان یہ ایمانیات کا لازمی اور اہم جز ہے اس لئے کہ فرشتوں کو نہ ماننے کی وجہ سے یہ گمراہی پیدا ہوتی کہ پھر وہ کون سا ذریعہ ہے جس سے انبیاء ورسل تک اللہ کی وحی اور اس کا کلام پہنچا۔ یہی وجہ ہے کہ جب فرشتوں کا انکار کیا گیا تو قرآن مجید کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ کا کلام قرار دے دیا گیا۔ فرشتے اصل میں نوری مخلوق ہیں اور ان کو اللہ تعالٰی کی صفات کا اتنا مشاہدہ ہے کہ وہ باوجود اختیار رکھنے کے اللہ تعالی کی نافرمانی نہیں کرتے چنانچہ انہوں نے اللہ کا پیغام انبیاء ورسل تک پوری امانت داری

سے پہنچایا ہے۔ اس بات پر ایمان لایا جائے کے یہ اللہ کی نورانی مخلوق ہے اور اللہ کے پیغام کو وحی کے زریعے انبیاء تک پہنچاتے ہیں۔ انہیں نا نیداتی ہے اور نا ہی اونگ۔ یہ ہر وقت اللہ کی عبادت میں مصروف عمل رہتے ہیں۔

ایمان بالرسالت کا دوسرا جزو ایمان بالکتب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے جو وعدہ فرمایا تھا کہ میری طرف سے نوع انسانی کے لئے ہدایت آتی رہے گی۔ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِي هُدًى میں اس کی تعمیل ہے اور قرآن مجید صراحت سے بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں کو کتب ہدایت دے کر بھیجیں جو ان کی اقوام کے لئے نور ہدایت و رحمت تھیں۔ آخری کتاب قرآن مجید کو الھدی' بنا کر بھیجا جو تمام انسانوں کے لئے اور جب تک دنیا قائم ہے ہدایت کا زریعہ ہے۔

رسولوں پر ایمان لانا کے وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت بنی نوع انسان تک پہنچائی۔ وہ اس ہدایت کو انسانوں تک ہمیشہ یہ کہ کر پہنچاتے رہے کہ "انا اول الْمُؤمِنِين "میں پہلا مومن ہوں اور "اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ "میں پہلا فرمانبردار ہوں

ارشاد باری تعالی :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَاتُبْطِلُوا أَعْمَالَكُم[۱۷]

ترجمہ : "اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

اخرت پر ایمان لانا انسان کے عمل پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ آخرت کا ماننا وہی قابل قبول ہے جو ان تفاصیل کے ساتھ مانا جائے جو قرآن وحدیث میں بیان ہوئی ہیں۔ انبیاء ورسل کی دعوت کا آغاز اسی ایمان سے ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں نبی اکرم صلی علیم سے فرمایا گیا:

يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِرُقُمْ فَانْذِرُ

ترجمہ : اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے اٹھو

اور لوگوں کو محاسبہ اخروی سے خبر دار کرو! آخرت پر ایمان انسان کو اپنے کردار و اعمال کے بارے میں سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ اگر یہ ایمان صحیح نہ ہو تو پھر ایمان باللہ اور ایمان بالرسالت صرف علم الکلام اور نعت خوانی تک محدود ہو کر رہ جاتے ہیں۔

۲عبادات :

اس ایمان کے اظہار کے لئے عبودیت مراسم ہیں جو اللہ تعالی نے اپنے ماننے والوں کے لئے مقرر کی ہیں اور جن کا نقشہ نبی اکرم صلی اللہ ہم نے اپنے اسوہ سے ہمارے لئے آسان کر دیا ہے۔ یعنی عبادات۔ نماز اور اس کا طریقہ، زکوۃ اور اس کے اصول، روزہ اور اس کے ضوابط اور مناسک حج وغیرہ۔

نبی کریم صلی اللہ ﷺ نے فرمایا

الصَّلَوٰةُ عِمَادُ الدِّينِ مَنْ هَدَمَهَا هَدَمَ الدِّينَ "

ترجمہ : نماز دین کا ستون ہے جس نے اس ستون کو گرا دیا اس نے دین اسلام کو گرا دیا۔

گویا نماز نہ ادا کرنے کی صورت میں اسلام سے کیا تعلق باقی رہا۔ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوٰتِهِمْ دَائِمُونَ میں یہی مطلوب ہے کہ وقت کی پابندی کے ساتھ پانچوں نمازیں ادا کی جائیں اور اسی کی طرف اشارہ کیا ہے رسول اللہ صلی علیم نے اس فرمان میں: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصلوة[18] بندہ مسلم اور کفر کے درمیان) فرق (نماز کو چھوڑ دینا ہے۔۔ زکوۃ تزکیہ نفس کا ایک ذریعہ ہے جس کے ذریعہ قرب الہی کے حصول میں حائل ایک بڑی رکاوٹ یعنی مال کی محبت پر انسان قابو پاتا ہے۔ پھر زکوۃ کے ذریعے انسان میں اللہ کی خوشنودی کے لئے مال خرچ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ زکوۃ دینے کیلئے ہماری اولین ترجیح اپنے اعزہ واقارب میں موجود مستحقین ہونے چاہئیں۔ اور وہ ہماری دعوت کو ہمدردی سے سنتے ہیں۔ کامیاب داعی وہی ہے جو انسان دوست اور دوسروں کے دکھ درد بانٹنے والا ہو۔ ہمیں زکوۃ کی عبادت کو بھی اقامت دین کی جدوجہد کا اہم رکن سمجھنا چاہئے۔:روزہ کے ذریعے ہم نفسانی خواہشات پر قابو پا کر اپنی روح کو تقویت دیتے ہیں۔ روزے کے دوران صرف کھانے پینے اور جنسی خواہشات کی تسکین سے اجتناب کرنا ہی نہیں ہے بلکہ جسم کے ہر عضو کو روزے کی کیفیت سے گزارنا ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہماری آنکھ کان زبان ہاتھ پاؤں دل تمام عضو کا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

a

روزہ ہوتا ہے جو اپنے اپکو قول۔ اور عمل سے نا بچائے گا اللہ کو اسکی ضرورت نہیں کے وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔" فرض روزوں کے علاوہ نفلی روزوں کا بھی اہتمام کریں۔ جیسے عرفہ کا روزہ عاشورہ کے دو روزے ہر قمری ماہ کی ۱۳ تا ۱۵ تاریخ کے تین روزے وغیرہ۔

۔۳ رسومات :

انسانوں کو زمین پر بسانے اور ان کو ایک دوسرے سے روابط قائم کرنے کے لئے اللہ تعالی نے کنبوں قبیلوں اور قوموں کی تقسیم انسان کو سمجھا دی جو آپس کے تعلقات اور روابط کی بنیاد ہے۔ چنانچہ ان تعلقات کی بنیاد پر خوشی اور غم کے موقعوں پر رسومات جیسے شادی بیاہ مرگ ختنہ پیدائش وغیرہ کی ادائیگی بھی دین ہی کا جز قرار پائی اور اس کے لئے صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیم اجمعین نے طریقے معین کئے اور وہ تمام مسلمانوں کے لئے سنت قرار پائے ۔ یہ جو تین گوشے تھے یہ انسان کی انفرادی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں مذہب کا اجتماعی زندگی میں کردار

مذہب کے ذریعے دنیا میں جن تعلقات میں انسان کو جوڑ دیا ہے وہ خاندانی تعلقات ہیں جس سے معاشرے کی بنیادی اکائی وجود میں آتی ہے۔ اگر اس اجتماعیت کو صحیح طریق پر ڈال دیا جائے تو تمدن اور معاشرہ مثالی بن جاتا ہے۔ اسی لئے تمدن و معاشرت کی حفاظت کے لئے اللہ تعالی نے قصاص کا قانون، چوری کی حد، شراب کی حرمت اور معاملات میں جلد انصاف کی تاکید کر کے چند مستقل قاعدے دیتے ہیں کہ معاشرتی فساد مٹ جائے کیونکہ اگر یہیں بگاڑ پیدا ہو جائے تو پھر تمام شہری زندگی میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ ہمارا مذہب ہمیں اتحاد کا درس دیتا ہے اور بتاتا ہے کے نسل، رنگ زبان پیشے اور جنس کی بنیاد پر نہ کوئی اونچا ہے نہ نیچا بلکہ عزت و شرافت کا معیار صرف تقوی اور پرہیز گاری ہوں گے۔ "اے انسانو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں کنبے اور قبیلے بنا دیا ہے تا کہ آپس میں پہچان کر سکو۔ اللہ تعالی کے نزدیک معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے اسکے ہمارے مذہب میں پردے ک حکم دیا گیا

۔ ارشاد باری تعالیٰ :

یآیہاالناس قل لاذواجك وبنتك ونساء المؤمنين عليهن من جلابيبهن

ترجمہ : اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہ وہ (سر سے) نیچے کر لیا کریں اپنی چادر کا پلو"(20)

معاشیات۔ انسانوں کے باہم لین دین کے بارے میں بھی ہمارا مذہب اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسکے لیے اللہ اور اسکے رسول نے اصولی ہدایت دے دی تاکہ کسی پر اجتماعی معاملات میں ظلم نہ ہو جائے ہر انسان اپنے حق پر ہی اکتفاء کرے ایک تو ذاتی ملکیت کا حق مذہب میں انسان کو ملا ہی ہے لیکن کچھ فرائض اور اور حرمت کی چیزوں کو بیان کر کے مذہب نے پابندیاں اور سرحدیں مقرر کر دی ہیں جس وجہ سے انسان آزادی کے ساتھ طبقاتی جنگ سے بھی بچا ہوا ہے یہ ہمارے مذہب ہی کے ذریعے ہمارے روز مرہ کے معاملات پر اثر انداز ہوا جس سے ہمیں حلال حرام کا فرق واضع ہوا۔ جسوجہ سے ہم احکامات کی پاسداری کر رہے ہیں اور خرید و فروخت کے حوالے سے ہماری رہنمائی کی گی ہمیں بتایا گیا کے کونسا مال پاک اور حلال ہے کونسا حرام ہے تاکے سرمایہ داری کی جڑ کٹ جائے اور سرمایہ کاری کا فروغ ہو۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ :

و احل الله البيع وحَرَّمَ الربو

ترجمہ : اللہ تعالی نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا۔

اسلام یہ تصور دیتا ہے کہ اس زمین پر جو وسائل اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں ان کو استعمال کرنے کا حق انسانوں کو دیا گیا ہے لیکن یہ حق حاصل کرنے میں کوئی حد سے نہ بڑھ جائے اور دولت صرف خوشحال لوگوں ہی کے اندر گردش نہ کرے کچھ پابندیاں عائد کی ہیں اور کچھ حصہ ان سے وصول کرنے کا اختیار ریاست کو دیا ہے تا کہ اس کے ذریعہ تمام انسانوں کو بنیادی ضروریات مہیا کی جاسکیں۔ چنانچہ فرمایا گیا ہے **لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ (الحشر: ۷)**

a

سیاسیات

انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے زمین کی خلافت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس خلافت کے لئے اس کو مختلف صفات سے نوازا ہے۔ سب سے پہلے عبد الست کو اس کی فطرت بنایا ہے کہ مالک کا فرمانبردار بن کر زندگی گزارے اور اپنے حقیقی مالک کو پہچانے پھر اسے زمین میں موجود اشیاء کو حواس خمسہ سے پہچاننے، مشاہدات میں لانے اور استعمال کرنے کی صلاحیت دی۔ پھر نیکی اور بدی کو الہامی طور پر اس کے سینے میں ودیعت کر دیا تاکہ ظالم اور جاہل نہ بنے بلکہ مالک حقیقی کی بندگی اور ان کی مخلوقات کو برابر درجہ دے اور ان پر حاکمیت قائم نہ کرے بلکہ اپنے آپ کو خلافت تک محدود رکھے۔ اسلام کی روسے حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور کسی انسان کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ قانون بنا سکے جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی علیم کی سنت کے خلاف ہو اور وہ اس معاملے میں کسی کی شرکت پسند نہیں کرتا۔

ارشاد باری تعالیٰ: **ان الحكم الا لله** ترجمہ : حکم دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کا ہے "-**وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكمه أحدا** ترجمہ : وہ اپنے اختیار میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ ترجمہ : اور اس کے اختیار میں کسی کا ساجھی پن نہیں ہے۔ تعالیٰ نے انسان کو خلافت عطا کی ہے نہ کہ حاکمیت۔ انسان بھول جاتا ہے کہ وہ کسی کی مخلوق ہے جس نے اسے پانی کی ایک ناپاک بوند سے پیدا کر کے اسمیں صلاحیتیں پیدا کی ہیں اور اس کیلئے مہلت عمر بھی اس نے معین کی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج انسان مادی قوت کی بنیاد پر (جس کی لاٹھی اسکی بھینس کے اصول پر کار فرما ہے) انسانی حاکمیت کا دعویدار بن بیٹھا ہے۔

پاکستان کے دستور میں یہی چیز جو قرارداد مقاصد کی صورت میں ملی اگر اسکو نافذ کر دیا جائے تو دستوری لحاظ سے پاکستان واقعی اسلامی ریاست قرار پا جائے۔ اس سے استثنیٰ اصل میں شرک اور فسق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حدود کے اندر رہ کر معاملات باہمی مشاورت سے طے کرنا اصل انسانی دائرہ کار ہے۔ ان کے معاملات باہمی مشورے سے طے پاتے ہیں۔ اس کو بڑے واضح طریق پر بیان کیا ہے۔ وہ خلافت جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو خلیفہ بنایا ہے۔ وہ اللہ کی معین کی ہوئی حدود کے اندر رہ کر قانون سازی کا مجاز ہے۔ مطلق اختیار نہیں رکھتا کہ جو چاہے قانون سازی کرے۔ اور یہ تمام چیزیں اور رہنمائی ہمیں مذہب ہی کے ذریعے سکھائی جاتی ہیں اسی لیے مذہب کا انسانی زندگی میں اہم کردار ہے۔

سفارشات

اسلامی زندگی اور فکر" از سید حسین نصر: نصر کا کام انسانی زندگی میں مذہب کے کردار کے بارے میں جامع بصیرت فراہم کرتا ہے، جو قرآن اور حدیث کی بنیاد پر ایک جامع تناظر پیش کرتا ہے۔

" قرآن کے اہم موضوعات" از فضل الرحمن: یہ علمی کام قرآنی موضوعات کی گہرائی سے تحقیق پیش کرتا ہے، جس سے قارئین کو ان بنیادی اصولوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے جو انسانی طرز عمل اور اخلاقیات کی رہنمائی کرتے ہیں۔

" صحیح بخاری" اور " صحیح مسلم" کی تالیفات: ان کلاسیکی احادیث کی تالیفات کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کا مطالعہ کریں۔ وہ مذہبی تعلیمات کے عملی نفاذ کو سمجھنے کے لیے ضروری حوالہ جات کے طور پر کام کرتے ہیں۔

"پیغمبر کے قدموں میں" از طارق رمضان: رمضان کی کتاب روایتی اسلامی تعلیمات اور عصری معاشرے میں ان کے اطلاق کے درمیان خلیج کو ختم کرتی ہے۔ یہ بصیرت فراہم کرتا ہے کہ کس طرح افراد جدید دنیا کی پیچیدگیوں میں اسلامی خوبیوں کو مجسم کر سکتے ہیں۔

یہ تجویز کردہ تلاوت اجتماعی طور پر انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مذہب کے گہرے اثرات، خاص طور پر قرآن اور حدیث کی رہنمائی کے بارے میں ایک اچھی طرح سے تفہیم پیش کرتی ہے۔

لاصہ بحث :

آخر میں، انسانی زندگی میں مذہب کا کردار، جیسا کہ قرآن وحدیث سے روشن ہے، محض رسمی طریقوں سے بالاتر ہے۔ سید حسین نصر جیسے معزز علماء کی رہنمائی اور فضل الرحمن کے قرآنی موضوعات کی بصیرت انگیز تحقیق کے ذریعے، ہم اپنے وجود پر مذہبی تعلیمات کے گہرے اثرات کو سمجھتے ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم کی کلاسیکی احادیث کی تالیفات عملی مثالیں فراہم کرتی ہیں، اخلاقی طرز عمل اور باہمی تعلقات کی تشکیل کرتی ہیں۔

طارق رمضان کا عصری تناظر، جیسا کہ "پیغمبر کے قدموں میں" میں پیش کیا گیا ہے، ایک پُل کا کام کرتا ہے، جو ہماری جدید دنیا کی پیچیدگیوں کو نیویگیٹ کرنے میں اسلامی فضائل کی پائیدار مطابقت کو ظاہر کرتا ہے۔ سفارشات اجتماعی طور پر مذہب کے اثر و رسوخ کی ایک جامع تفہیم پیش کرتی ہیں، اخلاقیات، سماجی ہم آہنگی، اور الٰہی سے گہرے تعلق کو فروغ دینے میں اس کے کردار پر زور دیتی ہیں۔(17)

بالآخر، انسانی زندگی میں مذہب کا کردار ایک رہنما قوت کا کام کرتا ہے، ایک اخلاقی کمپاس فراہم کرتا ہے، ہمدردی کو فروغ دیتا ہے، اور ایک بامقصد اور صالح وجود کی رہنمائی کے لیے ایک فریم ورک پیش کرتا ہے۔ جب ہم اپنے سفر کی پیچیدگیوں پر تشریف لے جاتے ہیں، تو ان ذرائع سے حاصل ہونے والی گہری بصیرتیں ان لازوال اصولوں پر غور و فکر کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں جو انسانی تجربے کی تشکیل اور افزودگی کو جاری رکھتے ہیں۔

مطبوعات

"انسانیت کے مسائل اور مذہب"-ڈاکٹر محمد اقبال (ناشر: مکتبہ جہانگیر بوک ڈپو)

"مذہبی کردار اور انسانی تشریع"-مولانا وحید الدین خان (ناشر: مکتبہ اقبال)

"انسانی زندگی میں مذہبی کردار کا اثر"-مولانا ابو الاعلیٰ مودودی (ناشر: مرکزی خانہ عالمی تدارک حسین

"مذہب اور انسانی زندگی"-مفتی منیب الرحمٰن (ناشر: اکنامک بک ہاوس)

"انسانیت کی تلاش میں مذہب"-علامہ اقبال (ناشر: مکتبہ جہانگیر بوک ڈپو)

"The Sacred Canopy: Elements of a Sociological Theory of Religion" از پیٹر ایل. برجر: یہ بنیادی کام اس بات کی کھوج کرتا ہے کہ مذہب کس طرح انسانی زندگی کو سمجھنے اور اس کی تشکیل کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے، جو مذہبی اثر و رسوخ کے سماجی پہلوؤں کی بصیرت پیش کرتا ہے۔

"مذہبی تجربے کی مختلف قسمیں" از ولیم جیمز: جیمز مذہب کے ذاتی اور نفسیاتی جہتوں کا جائزہ لیتے ہیں، اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ انفرادی تجربات کس طرح تشکیل پاتے ہیں اور مذہبی عقائد کی تشکیل کرتے ہیں۔ جوزف کیمبل کی طرف سے "متھ کی طاقت": یہ کتاب مذہبی بیانیے میں موجود آفاقی موضوعات اور آثار قدیمہ کو بیان کرتی ہے، جو انسانی زندگی پر افسانہ اور علامت کے گہرے اثرات کو واضح کرتی ہے۔ "ملحدوں کے لیے مذہب: مذہب کے استعمال کے لیے ایک غیر ماننے والوں کی رہنمائی" از ایلین ڈی بوٹن: ڈی بوٹن نے مذہب کے عملی اور اخلاقی پہلوؤں کی کھوج کی، یہ تجویز کیا کہ غیر ماننے والے بھی انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے مذہبی روایات سے قیمتی بصیرت حاصل کر سکتے ہیں۔ وکٹر ای فرینک کے ذریعہ "انسان کی معنی کی تلاش": اگرچہ واضح طور پر مذہب پر توجہ مرکوز نہیں کی گئی ہے، فرینک کی زندگی میں مقصد اور معنی تلاش کرنے کی تلاش، خاص طور پر مصائب کے عالم میں، مذہبی موضوعات کے ساتھ گونج رکھتی ہے۔

رابرٹ رائٹ کی طرف سے "خدا کا ارتقاء": رائٹ مذہبی عقائد کی تاریخی ترقی کا سراغ لگاتے ہیں، معاشروں اور انسانی رویوں پر ان کے اثرات کا جائزہ لیتے ہیں، مذہب کے ارتقاپذیر کردار پر ایک نقطہ نظر پیش کرتے ہیں۔

یہ اشاعتیں اجتماعی طور پر متنوع تفہیم فراہم کرتی ہیں کہ کس طرح مذہب سماجی، نفسیاتی، فلسفیانہ اور تاریخی نقطہ نظر سے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کرتا ہے اور اس کی تشکیل کرتا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

a

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1۔اسلامی زندگی اور فکر" از سید حسین نصر

2۔Seyyed Hossein Nasr's book "Islamic Life and Thought"

4۔آل عمران : 19

5۔مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی ،۱/۵۵،حدیث:۱۷۵.

6۔القرآن الکریم 13 : '26۔

7۔لوئس معلوف المنجد(بیروت،1951)،240۔

8 محمد بن مکرم ابن منظور، لسان العرب (بیروت، دار الکتب العلمیہ:2003)،1:94،39-8-5، Ronald Jhonstone,

Religion in Society(New York: Milton Park 2016),13-20. 6A S Hornby, Oxford Advanced Learner's Dictionary of Current English (Oxford: Oxford University Press, 2005), 212.

9۔آل عمران : ۹۱

10۔القرآن الکریم، زاریات آیت 56۔

11۔جواہر لال نہرو وہ تلاش ہند (لاہور: تخلیقات، علی پلازہ مزرنگ روڈ،2004) 90-91

12۔البقرۃ:۲۸۵

13۔الشوریٰ:۵۲)

14۔القرآن الکریم 18 : 10۔

15۔اسلامی زندگی اور فکر" از سید حسین نصر:

16۔" قرآن کے اہم موضوعات" از فضل الرحمن: قرآنی موضوعات میں رحمان کی علمی بصیرت۔

17۔"پیغمبر کے قدموں میں" از طارق رمضان: رمضان کے عصری تناظر نے جدید دنیا میں اسلامی فضائل کے اطلاق